34718 ـ مسلمانوں کی عمومی مصلحت کے حصول میں مجبورا کسی برائی کے ارتکاب کی اہم اور دقیق شروط

سوال

میں ایك كمپنی میں ملازم ہوں، بعض اوقات كمپنی ہمیں ہمارے فن میں مہارت اور ترقی حاصل كرنے كے لیے ٹریننگ كورس كرواتی ہے تا كہ وظیفہ مل سكے، لیكن ان كورسوں میں ہمیں ایسی ویڈیو كسیٹیں دكھائی جاتی ہیں جن میں موسیقی اور بعض اوقات عورتوں كا عنصر بھی شامل ہوتا ہے.
یہ علم میں رہے كہ یہ كورس ہمارے لیے بہت اہم ہیں، اور اگر ہم یہ كورس نہیں كرینگے تو ان كورسوں میں بدعتی لوگ شامل ہونگے جو سنت كو ناپسند كرتے ہیں، اور اہل سنت سے لڑتے ہیں، یہ لوگ ہمارے ساتھ كام كرتے ہیں، تو اس طرح ہم سے وہ ترقی كر جائیں گے.
میرا سوال یہ ہے كہ:
اس طرح كے كورس میں جانے كا حكم كیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ كورس منعقد كروانے والے ذمہ داران كو وعظ و نصیحت كرنی چاہیے، اور ان كی راہنمائی كرنی چاہیے كہ ایسے وسائل سے مدد حاصل كریں جو مباح اور جائز ہوں، اور موسیقی اور عورتوں كی تصاویر سے خالی ہوں، اگر تو وہ نصیحت قبول كرتے ہوئے ایسا كرلیں تو الحمد للہ اچھی بات، اور اگر ایسا نہ ہو اور اس كمپنی میں اہل خیر و بھلائی كی موجودگی میں مسلمانوں كے لیے عام فائدہ اور ظاہری مصلحتیں ہوں، اور آپ لوگوں كا ان كورسوں میں جانا اور فن میں مہارت اور ترقی حاصل كرنا بدعتیوں اور منحرف فكر كے لوگوں كے لیے راستہ بند كرنے كا باعث ہو، اور تمہارا ان كورسوں میں صرف دنیاوی مال اور لالچ كی بنا پر نہ ہو، بلكہ صرف مسلمانوں كی عظیم مصلحت كی خاطر ہو تو ہو سكتا ہے اس وقت آپ كا ان كورسوں میں شامل ہونا مقبول ہو.

لیكن اس كے ساتھ ساتھ نظریں نیچی ركھنے كو كوشش كرے، اور بغیر قصد كیے جو كچھ اس سے سرزد ہو اسے ناپسند كرے، اور اس كا مقصد موسیقی سننا نہ ہو، یہ اس لیے كہ دونوں نقصان دہ میں سے كم ضرر اور نقصان دہ چیز كے ارتكاب كرتے ہوئے، اس لیے كہ اہل خیر كے لیے اچھی اور بہتر پوسٹ اور ملازمت كا ہاتھ سے نكل جانا، اور وہاں شریر اور فسادی قسم كے لوگوں كا براجمان ہو جانے میں بہت زیادہ خرابیاں ہیں، اسے دور اور ختم كرنے كی كوشش اور سعی كرنی چاہیے، اگرچہ اس سے كم فساد والی چیز كا ارتكاب ہی كیوں نہ لازم آتا ہو.

ہمارے علماء کرام نے اس سے ملتے جلتے اور مشابہ مسئلہ میں دونوں ضرر اور نقصان میں سے زیادہ نقصان سے بچنے کے لیے کم نقصان والی چیز کا ارتکاب کرنے کے قاعدہ اور اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے فتوی بھی دیا ہے کہ:

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے بعض عسکری سٹوڈنٹ نے فوج میں موسیقی اور ڈھول باجے کے متعلق سوال دریافت کیا تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

(جو بھائی موسیقی یا ڈھول باجے کو ناپسند کرتے ہیں، وہ اپنی اس ناپسندیدگی پر اللہ تعالی کے ہاں اجروثواب کے مستحق ہیں، اگر تو وہ اسے ختم کرنے یا اس میں کمی کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں تو ان سے مطلوب بھی یہی ہے، اور اگر وہ اس روکنے یا اس میں کمی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو مصلحت کے مقابلہ میں اس چھوٹی سے خرابی کی بنا پر فوج میں شامل ہونے کے عظیم مقصد اور مصالح کو ترک نہیں کیا جا سکتا ؛ کیونکہ انسان کو مصالح اور مفاسد یعنی خرابی اور اصلاح میں فرق اور موازنہ کرنا چاہیے، اور پھر جب اہل خیر اور بھلائی چاہنے والے لوگ معصیت اور نافرمانی کی بنا پر اس طرح کے کام ترک کردیں، تو یہ کام اہل شر اور برے لوگوں کے لیے بچ رہیں گے.

اور پھر فوج کی خطرناکی کا تو آپ کو علم ہی ہے، کہ اگر فوج میں اچھے لوگ نہ ہوں تو کیا خرابیاں ہونگی، میں اس کی مثالیں بیان کرنے میں کوئی تعیین نہیں کرنا چاہتا کہ جب فوج میں برے اور شریر لوگ شامل ہو کر بڑے بڑے منصب اور عہدوں پر پہنچے تو پھر کیا ہو؟ اتنا فساد اور شر پھیلا جسے اللہ تعالی ہی جانتا ہے.

لھذا میں اپنے بھائیوں کو اور خاص کر دین کا التزام کرنے والوں کو فوج میں شامل ہونے کی تلقین کرتا اور ابھارتا ہوں، اور انہیں چاہیے کہ فوج میں جتنی بھی ممکن ہو اصلاح کی کوشش کریں اور خرابیاں دور کریں، اور یہ خرابی یعنی موسیقی اور گانا بجانا، اور ڈھول باجے میرے نزدین بلاشبہ خرابی اور فساد ہی ہے، اگرچہ اس میں اختلاف ہے، جس کا کچھ دیر قبل اشارہ بھی کیا گیا ہے.

لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ:

یہ خرابی بہت بڑی اور عظیم بھلائی کے پہلو میں ڈوبی ہوئی ہے کہ (اس طرح) فوج کی قیادت دینی اور مصلح لوگوں کے ہاتھ میں آئے گی) انتھی

ماخوذ از : لقاءات الباب المفتوح (1 / 102) سوال نمبر (168).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے جب لینگویج کالج کی قسم الاعلام میں لیکچر دیا تو ان سے سوال کیا گیا:

بعض اوقات ايك مسلمان صحافى كو بعض ايسے پروگراموں اور فنگشنوں ميں بيٹھنا پڑتا ہے جہاں موسيقى ہوتى ہے، اور بعض غلط قسم كى اشياء كا مشاہدہ بھى كرنا پڑتا ہے، تا كہ وہ معاشرے كے ليے اس كے نقصانات اور ضرر بيان كر سكے، تو كيا وہ گنہگار ہو گا؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

اگر تو اس سے عام اصلاح مراد ہو نہ كہ اپنا دل بہلانا، اور اس ميں حاضر ہونے كا مقصد شر اور برائى سے لوگوں كو آگاہ كرنا اور بچانا ہو تو اس مقصد كى بنا پر وہ اس جگہ يا اس معاشرے ميں داخل ہو جہاں قابل مذمت اشياء اور كام پائے جاتے ہوں تا كہ وہ اس شر كى پہچان كرے اور اصلاح كے مقصد سے اس كے عيوب اور نقائص بيان كرے تو اس ميں كوئى حرج نہيں.

ليكن اگر وہ دل بہلانے يا پھر برائى كے ليے جائے تو پھر نہيں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جب آپ ان لوگوں كو ديكھيں جو ہمارى آيات ميں عيب جوئى كر رہے ہيں تو ان لوگوں سے كنارہ كش ہو جائيں حتى كہ وہ كسى اور بات ميں لگ جائيں الانعام (68).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جو شخص اللہ تعالى اور يوم آخرت پر ايمان ركھتا ہے وہ ايسے دستر خوان پر نہ بيٹھے جہاں شراب نوشى كى جا رہى ہو"

جامع ترمذى شريف حديث نمبر (2725).

تو اللہ تعالى اسے ان لوگوں ميں سے كر دے گا جو عيب جوئى كرنے والوں كے ساتھ بيٹھتے ہيں اور انہيں ايسا كرنے سے منع نہيں كرتے. انتہى

ماخوذ از: فتاوى اسلامية (4 / 368).

واللہ اعلم .